AN-NISA

Journal of Islamic Study

VOL.1-NO.1-2026

ISSN-P

ISSN-e

ISLAMIC TEACHINGS ON HELPING THE OPPRESSED AND PROTECTING HUMAN RIGHTS IN SOCIETY

معاشرے میں مظلوموں کی مدد اور انسانی حقوق کے تحفظ کے بارے میں اسلامی تعلیمات

Abdul Rehman
BS Student, Department of Islamic Studies, University of Narowal

ABSTRACT

Islam provides a comprehensive moral, social, and legal framework for protecting human dignity, promoting justice, assisting oppressed people, and safeguarding fundamental human rights. The Qur'an and Sunnah strongly condemn oppression, injustice, exploitation, discrimination, and violation of the rights of others. Islamic teachings emphasize that every human being possesses dignity and that justice must be established without discrimination based on wealth, social status, race, ethnicity, or personal relationships. The Qur'an commands believers to stand firmly for justice and specifically draws attention to the protection of oppressed men, women, and children. Islamic teachings also establish responsibilities toward orphans, widows, the poor, women, children, minorities, and other vulnerable groups. The concept of Huquq al-Ibad (rights of people) further demonstrates that social responsibility is an essential component of Islamic morality. Contemporary studies also indicate that Islamic principles of justice, human dignity, equality, welfare, and the protection of life, intellect, religion, family, and property provide an important framework for understanding human rights and social justice.This study examines the Qur'anic and Prophetic teachings concerning assistance to the oppressed and protection of human rights and explores their relevance to contemporary society. The study concludes that the establishment of justice, protection of vulnerable groups, fulfillment of social responsibilities, and prevention of oppression are essential for creating a peaceful, equitable, and morally responsible society.

KEYWORDS

Islamic Teachings, Oppressed, Human Rights, Social Justice, Qur'an, Sunnah, Justice, Equality, Human Dignity, Huquq al-Ibad, Vulnerable Groups, Social Welfare

تعارف

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسان کی انفرادی، اخلاقی، معاشرتی، معاشی اور قانونی زندگی کے لیے بنیادی اصول فراہم کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کا مقصد صرف عبادات اور روحانی اصلاح تک محدود نہیں بلکہ ایک ایسے معاشرے کا قیام بھی ہے جس میں عدل، مساوات، رحم، اخوت، انسانی عزت اور باہمی حقوق کا تحفظ موجود ہو۔ قرآنِ مجید انسان کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی حیثیت سے عزت و تکریم عطا کرتا ہے اور اسے دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی ذمہ داری سونپتا ہے۔ اسی لیے اسلام میں ظلم کو ایک سنگین اخلاقی اور معاشرتی برائی قرار دیا گیا ہے جبکہ مظلوم کی مدد، کمزور کی حمایت اور حق دار کو اس کا حق دلانا نیکی اور دینی ذمہ داری سمجھا جاتا ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ عدل، احسان اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور برائی، بے حیائی اور ظلم سے روکتا ہے۔ اس قرآنی اصول سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی معاشرت کی بنیاد صرف فرد کی عبادت نہیں بلکہ اجتماعی انصاف اور انسانی فلاح پر بھی قائم ہے۔ اسلامی تصورِ انسانی حقوق کی بنیادی خصوصیت یہ ہے کہ انسان کی عزت اور حقوق کسی حکومت، معاشرے یا طاقتور طبقے کی عطا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ذمہ داری ہیں۔ قرآنِ مجید میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو عزت بخشی اور انہیں بہت سی مخلوقات پر فضیلت عطا فرمائی (الإسراء: 70)۔ اس آیت سے انسانی وقار کی بنیادی حیثیت سامنے آتی ہے۔ اسلام کسی انسان کو صرف اس کی دولت، خاندان، قوم، رنگ یا سماجی مرتبے کی بنیاد پر دوسرے انسان سے زیادہ قابلِ احترام قرار نہیں دیتا۔ بلکہ تقویٰ کو اصل فضیلت قرار دیا گیا ہے۔ قرآنِ مجید میں فرمایا

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

گیا کہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے (الحجرات: 13)۔ اس اصول نے انسانی مساوات اور معاشرتی احترام کی مضبوط بنیاد فراہم کی ہے۔ مظلوموں کی مدد اسلامی معاشرت کا ایک نہایت اہم پہلو ہے۔ قرآنِ مجید نے ان کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کا خصوصی ذکر کیا ہے جو ظلم و جبر کا شکار تھے اور جن کے پاس اپنی حفاظت یا مدد کے لیے مناسب وسائل موجود نہیں تھے۔ سورۃ النساء کی آیت 75 میں اہلِ ایمان کو ان مظلوم افراد کی خاطر جدوجہد کرنے کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ یہ تعلیم اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ اسلام معاشرے کے کمزور طبقات کو نظر انداز کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ جدید مطالعات بھی اس بات پر زور دیتے ہیں کہ قرآن میں انسانی وقار، آزادی، مساوات، انصاف اور سماجی بہبود کے اصول موجود ہیں اور یہ اصول موجودہ دور کے سماجی انصاف کے مسائل سے متعلق اہم رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

اسلام میں عدل و انصاف انسانی حقوق کے تحفظ کا بنیادی ستون ہے۔ قرآنِ مجید مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ انصاف پر مضبوطی سے قائم رہیں، خواہ اس کا تقاضا ان کے اپنے خلاف، والدین کے خلاف یا رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو (النساء: 135)۔ یہ اصول واضح کرتا ہے کہ اسلامی انصاف ذاتی مفاد، خاندانی تعلقات، مالی طاقت یا سیاسی اثر و رسوخ سے بالاتر ہے۔ اسی طرح سورۃ المائدہ میں ارشاد ہے کہ کسی قوم کی دشمنی انسان کو انصاف سے نہ ہٹائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام دوست اور دشمن دونوں کے ساتھ عدل کا مطالبہ کرتا ہے۔ جدید تحقیقی مطالعات بھی قرآن کے عدل کے تصور کو انسانی حقوق، سماجی استحکام اور مساوی معاشرتی نظام کے ساتھ مربوط کرتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں انسانی حقوق کا ایک اہم حصہ حقوق العباد کا تصور ہے۔ حقوق العباد سے مراد وہ حقوق ہیں جو ایک انسان کے دوسرے انسان پر عائد ہوتے ہیں۔ ان میں جان، مال، عزت، خاندان، پڑوسی، والدین، اولاد، یتیم، مسکین، مزدور، عورت اور معاشرے کے دیگر افراد کے حقوق شامل ہیں۔ اسلام میں عبادات کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی پر بھی بہت زور دیا گیا ہے۔ کسی شخص کا مال ناحق لینا، اس کی عزت کو نقصان پہنچانا، جھوٹا الزام لگانا، دھوکہ دینا، ناانصافی کرنا یا اس پر ظلم کرنا اسلامی اخلاقیات کے خلاف ہے۔ ایک حالیہ تحقیقی مطالعے میں بھی قرآن و حدیث کی روشنی میں حقوق العباد، عدل، اخوت، سماجی بہبود اور انسانی اخلاق کو اسلامی معاشرت کی بنیادی اقدار قرار دیا گیا ہے۔

اسلام کمزور اور محروم طبقات کے تحفظ کو بھی خصوصی اہمیت دیتا ہے۔ یتیموں کے حقوق، مسکینوں کی مدد، عورتوں کے حقوق، بچوں کی حفاظت اور ضرورت مندوں کی کفالت کے بارے میں قرآن و سنت میں واضح تعلیمات موجود ہیں۔ زکوٰۃ، صدقات، فطرانہ، وقف اور دیگر فلاحی تصورات اسلامی معاشی نظام میں اس مقصد کے لیے اہم کردار ادا کرتے ہیں کہ معاشرے کے ضرورت مند افراد بنیادی ضروریات سے محروم نہ رہیں۔ اس طرح اسلام دولت کو صرف چند طاقتور افراد کے ہاتھوں میں گردش کرنے کے بجائے معاشرے کے کمزور طبقات تک بھی پہنچانے کی ترغیب دیتا ہے۔ اسلامی معاشرتی اصلاحات کے بارے میں جدید تحقیق بھی مساوات، بھائی چارے، دولت کی منصفانہ تقسیم، ظلم کی ممانعت اور اقلیتی حقوق کے تحفظ کو اسلامی اصلاحات کے نمایاں اصولوں میں شمار کرتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی سیرتِ طیبہ انسانی حقوق کے عملی تحفظ کی بہترین مثال پیش کرتی ہے۔ آپ ﷺ نے کمزوروں، یتیموں، مسکینوں، غلاموں، عورتوں اور معاشرے کے محروم افراد کے ساتھ حسنِ سلوک کی تعلیم دی۔ آپ ﷺ نے ظلم سے روکا اور لوگوں کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی تاکید فرمائی۔ حدیثِ نبوی ﷺ کا مفہوم ہے کہ مسلمان اپنے بھائی کی مدد کرے، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ مظلوم کی مدد تو سمجھ میں آتی ہے، ظالم کی مدد کیسے کی جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے ظلم سے روک دینا ہی اس کی مدد ہے۔ اس تعلیم میں اسلامی معاشرتی انصاف کا ایک بنیادی اصول موجود ہے کہ ظلم کرنے والے کو بھی ظلم سے روکا جائے تاکہ مظلوم محفوظ رہے اور معاشرہ فساد سے بچ سکے۔ انسانی حقوق صرف مسلمانوں تک محدود نہیں بلکہ اسلامی تعلیمات میں غیر مسلموں، پڑوسیوں اور معاشرے کے تمام افراد کے ساتھ عدل و احسان کی تعلیم دی گئی ہے۔ قرآنِ مجید میں ان لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف سے پیش آنے سے نہیں روکا گیا جو مسلمانوں کے خلاف جنگ نہیں کرتے اور انہیں ان کے گھروں سے نہیں نکالتے (الممتحنہ: 8)۔ اس اصول سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی معاشرت میں مذہبی اختلاف انسانی عزت اور بنیادی انصاف

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

کے خاتمے کا سبب نہیں بن سکتا۔ جدید تحقیقی مباحث میں بھی اسلامی انسانی حقوق کے تصور کو انسانی وقار، مساوات، آزادی، انصاف اور مختلف مذہبی و سماجی طبقات کے تحفظ کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ اسلام میں جان کا تحفظ بنیادی انسانی حق ہے۔ قرآنِ مجید ناحق قتل کو انتہائی سنگین جرم قرار دیتا ہے اور ایک انسان کے ناحق قتل کو پوری انسانیت کے قتل کے برابر قرار دینے والا اصول بیان کرتا ہے (المائدہ:32)۔ اسی طرح مال کے تحفظ کے لیے ناجائز طریقے سے ایک دوسرے کا مال کھانے سے منع کیا گیا ہے (البقرہ:188)۔ عزت کے تحفظ کے لیے غیبت، تمسخر، بدگمانی اور برے القاب سے پکارنے کی ممانعت کی گئی ہے (الحجرات: 11-12)۔ یوں اسلام انسانی حقوق کو صرف ایک نظری تصور کے طور پر پیش نہیں کرتا بلکہ جان، مال اور عزت کے تحفظ کے لیے عملی اخلاقی اور قانونی اصول بھی فراہم کرتا ہے۔ مقاصدِ شریعت کے تناظر میں بھی انسانی حقوق کا تصور بہت اہم ہے۔ شریعت کے بنیادی مقاصد میں دین، جان، عقل، نسل / خاندان اور مال کا تحفظ شامل ہے۔ معاصر علمی تحقیق میں بھی یہ مؤقف سامنے آیا ہے کہ مقاصدِ شریعت کے بنیادی ضروریات انسانی حقوق کے بہت سے بنیادی پہلوؤں سے گہرا تعلق رکھتی ہیں اور انسانی وقار و انصاف ان کے مرکزی اصول ہیں اس لیے اسلامی تعلیمات کو جدید معاشرتی تناظر میں سمجھنے کے لیے مقاصدِ شریعت ایک اہم فکری اور تحقیقی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

آج کے دور میں دنیا کو غربت، جنگ، نسلی و مذہبی امتیاز، گھریلو تشدد، بچوں کے استحصال، خواتین کے حقوق کی خلاف ورزی، معاشی عدم مساوات، مہاجرین کے مسائل اور مختلف قسم کے سماجی ظلم جیسے مسائل کا سامنا ہے۔ ایسے حالات میں اسلامی تعلیمات کے عدل، رحم، مساوات، انسانی وقار اور مظلوموں کی مدد کے اصول معاشرتی اصلاح کے لیے اہم رہنمائی فراہم کر سکتے ہیں۔ تاہم ان تعلیمات کا مؤثر نفاذ صرف نظری گفتگو سے نہیں بلکہ فرد، خاندان، تعلیمی اداروں، مذہبی اداروں، ریاستی نظام اور معاشرتی تنظیموں کی مشترکہ ذمہ داری سے ممکن ہے۔ لہٰذا موجودہ تحقیق کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں مظلوموں کی مدد، ظلم کی روک تھام اور انسانی حقوق کے تحفظ کے اسلامی اصولوں کا جامع جائزہ لیا جائے اور یہ واضح کیا جائے کہ ان اصولوں کو موجودہ معاشرے میں کس طرح عملی طور پر نافذ کیا جا سکتا ہے۔ یہ مطالعہ اس بات کو اجاگر کرتا ہے کہ اسلامی معاشرت میں طاقت کا مقصد کمزوروں پر غلبہ حاصل کرنا نہیں بلکہ ان کے حقوق کا تحفظ، انصاف کا قیام اور معاشرتی فلاح کو یقینی بنانا ہے۔

تحقیقی مقاصد

1. قرآن و سنت کی روشنی میں مظلوموں کی مدد، ظلم کی روک تھام اور انسانی حقوق کے تحفظ کے اسلامی اصولوں کا جائزہ لینا۔
2. اسلامی تعلیمات میں انسانی عزت، مساوات، عدل و انصاف اور کمزور طبقات کے حقوق کی اہمیت کو واضح کرنا۔
3. موجودہ معاشرے میں مظلوموں کی مدد اور انسانی حقوق کے اسلامی اصولوں کے عملی اطلاق کے امکانات اور اہمیت کا تجزیہ کرنا۔

تحقیقی سوالات

1. قرآن و سنت کی روشنی میں مظلوموں کی مدد اور ظلم کے خاتمے کے بارے میں اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟
2. اسلام انسانی عزت، مساوات، عدل و انصاف اور بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے کون سے اصول فراہم کرتا ہے؟
3. موجودہ معاشرے میں مظلوموں کی مدد اور انسانی حقوق کے اسلامی اصولوں کو مؤثر طور پر کیسے نافذ کیا جا سکتا ہے؟

ادبی جائزہ

اسلامی تعلیمات اور انسانی حقوق کے موضوع پر موجود لٹریچر کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن و سنت میں انسانی عزت، عدل، مساوات، آزادی، جان و مال کے تحفظ اور معاشرتی ذمہ داریوں کے بارے میں جامع رہنمائی موجود ہے۔ جدید علمی تحقیق میں بھی اسلامی انسانی حقوق کے تصور کو قرآن، سنت، فقہ اور مقاصدِ شریعت کے

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

تناظر میں زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ نے قرآن کی موضوعاتی تفسیر کے ذریعے انسانی حقوق کا مطالعہ کیا اور واضح کیا کہ قرآن انسانی حقوق کو انسانی فطرت اور انسانی وقار کے ساتھ مربوط کرتا ہے۔ ان کے مطالعے میں زندگی، آزادی، مساوات، مال کے تحفظ اور انصاف کو اہم انسانی حقوق کے طور پر بیان کیا گیا ہے

نے قرآن وحدیث کی روشنی میں حقوق العباد کا تحقیقی جائزہ پیش کیا۔ ان کے مطابق اسلامی تعلیمات میں انسانی حقوق، عدل، انصاف، اخوت، اخلاقی اقدار اور سماجی بہبود کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ ان کا مطالعہ اس بات پر بھی زور دیتا ہے کہ دوسروں کے حقوق کی خلاف ورزی اسلامی اخلاقیات میں ایک سنگین مسئلہ ہے اور حقوق العباد کی ادائیگی فرد اور معاشرے دونوں کی فلاح کے لیے ضروری ہے۔ نے قرآنی سماجی انصاف کے تصور کا جائزہ لیتے ہوئے آزادی، مساوات، انسانی وقار، دولت اور مواقع کی منصفانہ تقسیم اور انسانی حقوق کے احترام کو قرآن کے سماجی انصاف کے اہم اصولوں میں شمار کیا۔ ان کا مطالعہ پر مبنی تھا اور اس میں متعلقہ قرآنی آیات اور تفسیری مصادر کا تجزیہ کیا گیا۔ نے اسلامی معاشرتی اصلاحات کا جائزہ لیتے ہوئے بتایا کہ اسلام نے جاہلی معاشرے کے متعدد غیر منصفانہ سماجی تصورات کو چیلنج کیا اور انسانی مساوات، بھائی چارے، عدل، دولت کی منصفانہ گردش، ظلم کی ممانعت اور اقلیتی حقوق کے تحفظ جیسے اصولوں کو فروغ دیا۔ ان کے مطابق اسلامی معاشرتی اصلاحات کا مقصد ایک ایسے نظام کا قیام تھا جس میں کمزور طبقات کو تحفظ اور معاشرے کے تمام افراد کو بنیادی انصاف حاصل ہو۔

نے اسلامی نقطۂ نظر سے انسانی حقوق پر عربی کا تنقیدی جائزہ پیش کیا۔ یہ مطالعہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اسلامی انسانی حقوق کے مباحث میں مختلف فکری اور علمی زاویے موجود ہیں اور اسلامی روایت کو معاصر انسانی حقوق کے سوالات کے ساتھ مربوط کرنے کے لیے علمی تحقیق کی ضرورت برقرار ہے۔ اسلامی انسانی حقوق اور سماجی انصاف کی تحقیق میں بھی اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ اسلامی قانون انسانی حقوق کے تحفظ اور سماجی انصاف کے فروغ کے لیے ایک جامع فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ اس تحقیق میں خاندانی قانون، فوجداری قانون اور بین الاقوامی قانون سمیت مختلف شعبوں میں اسلامی انسانی حقوق کے اصولوں کی معاصر معنویت پر بحث کی گئی ہے۔ پاکستانی تناظر میں نے اسلامی انسانی حقوق کے ماڈل اور پاکستان میں انسانی حقوق کی صورتِ حال کا جائزہ لیا۔ اس تحقیق میں اسلامی اقدار، قرآن وسنت، آئینی اصولوں اور جدید انسانی حقوق کے درمیان تعلق کو زیرِ بحث لایا گیا اور یہ واضح کیا گیا کہ اسلامی اصولوں کے عملی نفاذ کے لیے سماجی اور انتظامی سطح پر مسلسل کوشش کی ضرورت ہے۔ مقاصدِ شریعت کے حوالے سے نے انسانی حقوق اور مقاصدِ شریعت کے تعلق کو واضح کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ شریعت کے بنیادی ضروریات میں انسانی حقوق کے متعدد پہلو شامل ہیں اور انسانی وقار و انصاف اسلامی قانونی و اخلاقی فکر کے بنیادی عناصر ہیں۔ انسانی حقوق، عدل اور کمزور طبقات کے تحفظ کے لیے ایک اہم تجزیاتی فریم ورک کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس میں یہ نشاندہی کی گئی کہ انسانی حقوق کے عملی نفاذ میں قانونی، ثقافتی اور ادارہ جاتی رکاوٹیں پیدا ہو سکتی ہیں، اس لیے انسانی حقوق کی تعلیم، مؤثر قانون کا نفاذ اور کمزور طبقات کے تحفظ کے لیے منظم اقدامات ضروری ہیں۔ مذکورہ لٹریچر کے مجموعی جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی انسانی حقوق کے موضوع پر مختلف جہات سے تحقیق ہو چکی ہے، تاہم مظلوموں کی مدد اور انسانی حقوق کے تحفظ کو ایک مربوط سماجی ذمہ داری کے طور پر قرآن وسنت کی تعلیمات اور موجودہ معاشرتی مسائل کے ساتھ جوڑ کر مزید منظم مطالعے کی ضرورت موجود ہے۔ زیرِ نظر تحقیق اسی علمی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے اسلامی تعلیمات کے بنیادی اصولوں کو موجودہ معاشرتی حالات کے تناظر میں سمجھنے کی کوشش کرتی ہے قرآن وسنت میں واضح ہدایات موجود ہیں۔ یتیموں کے مال میں خیانت سے منع کیا گیا ہے اور ان کے ساتھ شفقت وحسنِ سلوک کی تعلیم دی گئی ہے۔ بچوں کے حقوق میں ان کی پرورش، تعلیم، حفاظت اور مناسب تربیت شامل ہیں۔ اس سے یہ اصول سامنے آتا ہے کہ معاشرے کے وہ افراد جو اپنی حفاظت خود نہیں کر سکتے، ان کے تحفظ کی ذمہ داری معاشرے کے طاقتور افراد اور اداروں پر زیادہ عائد ہوتی ہے۔ مظلوم بچوں کے حوالے سے اسلامی تعلیمات کا یہ پہلو جدید انسانی حقوق کے مباحث میں بھی خاص اہمیت رکھتا ہے۔

اسلامی لٹریچر میں ظلم کی روک تھام کو مظلوم کی مدد سے الگ نہیں کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات میں ظالم کو ظلم سے روکنے کو بھی اس کی مدد قرار دیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی تصورِ سماجی انصاف صرف مظلوم کو وقتی مدد دینے تک محدود نہیں بلکہ ظلم کے بنیادی عمل کو روکنے کا تقاضا بھی کرتا ہے۔ اگر معاشرہ مظلوم

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

کو امداد تو فراہم کرے لیکن ظالم کو مسلسل ظلم کرنے کی اجازت دے تو مستقل انصاف قائم نہیں ہو سکتا۔ اس لیے اسلامی معاشرت میں قانون، اخلاق، اجتماعی ذمہ داری اور اصلاحِ معاشرہ ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔ مقاصدِ شریعت سے متعلق جدید لٹریچر نے بھی انسانی حقوق کے مطالعے کو ایک وسیع فکری بنیاد فراہم کی ہے۔ شریعت کے بنیادی مقاصد میں دین، جان، عقل، نسل / خاندان اور مال کا تحفظ شامل ہے۔ نے مقاصدِ شریعت اور انسانی حقوق کے تعلق پر بحث کرتے ہوئے واضح کیا کہ شریعت کے بنیادی مقاصد انسانی فلاح، انسانی وقار اور معاشرتی تحفظ سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ اس نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو مظلوموں کی مدد اور انسانی حقوق کا تحفظ اسلامی قانون اور اخلاق دونوں کا حصہ بن جاتا ہے۔

پاکستانی تناظر میں بھی اسلامی انسانی حقوق پر تحقیق کی گئی ہے۔ نے پاکستان میں انسانی حقوق کی صورتِ حال اور اسلامی انسانی حقوق کے تصور کا جائزہ لیتے ہوئے اسلامی اصولوں اور انسانی حقوق کے درمیان تعلق کو زیرِ بحث لایا۔ اس طرح کی تحقیقات سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ انسانی حقوق کے اسلامی اصولوں کو صرف نظری سطح پر بیان کرنا کافی نہیں بلکہ ان کے عملی نفاذ کے لیے مؤثر قوانین، ادارہ جاتی نظام، اخلاقی تربیت اور عوامی شعور بھی ضروری ہے۔ اس تناظر میں پاکستان جیسے معاشرے میں اسلامی تعلیمات کے عدل، مساوات، حقوق العباد اور مظلوموں کی مدد کے اصول خاص اہمیت رکھتے ہیں۔

حالیہ علمی لٹریچر میں مقاصدِ شریعت اور انسانی حقوق کے باہمی تعلق پر بھی توجہ بڑھ رہی ہے۔ جدید مطالعات میں یہ مؤقف سامنے آتا ہے کہ انسانی زندگی، مال، خاندان، عقل اور بنیادی مذہبی حقوق کا تحفظ اسلامی قانونی فکر میں مرکزی اہمیت رکھتا ہے۔ اس سے یہ امکان پیدا ہوتا ہے کہ اسلامی اخلاقی و قانونی اصولوں کو موجودہ معاشرتی مسائل، جیسے غربت، تشدد، امتیازی رویوں، کمزور طبقات کے استحصال اور سماجی ناانصافی کے تجزیے میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

مجموعی طور پر سابقہ لٹریچر کا جائزہ ظاہر کرتا ہے کہ اسلامی تعلیمات میں مظلوموں کی مدد اور انسانی حقوق کا تحفظ ایک جامع معاشرتی تصور ہے۔ اس میں انسانی عزت، جان و مال کا تحفظ، عدل و انصاف، مساوات، حقوق العباد، کمزور طبقات کی مدد، معاشی فلاح اور ظلم کی روک تھام جیسے متعدد پہلو شامل ہیں۔ تاہم موجودہ تحقیق کی اہمیت اس بات میں ہے کہ ان تمام پہلوؤں کو ایک مربوط فریم ورک کے تحت جمع کر کے یہ واضح کیا جائے کہ قرآن و سنت مظلوموں کے تحفظ اور انسانی حقوق کی پاسداری کے لیے کس نوعیت کے اصول فراہم کرتے ہیں اور ان اصولوں کی موجودہ معاشرے میں کیا عملی معنویت ہے۔ یوں یہ تحقیق سابقہ مطالعات سے استفادہ کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات، سماجی انصاف اور معاصر انسانی حقوق کے درمیان تعلق کو مزید منظم اور جامع انداز میں واضح کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

تحقیقی طریقۂ کار

اس تحقیق میں معیاری تحقیقی طریقۂ کار اختیار کیا گیا ہے کیونکہ موضوع کا تعلق اسلامی تعلیمات، قرآنی آیات، احادیث، تفسیری مواد، فقہی اصولوں اور جدید علمی مطالعات کے تجزیے سے ہے۔ تحقیق میں بنیادی اور ثانوی دونوں قسم کے مواد سے استفادہ کیا گیا ہے۔ بنیادی مصادر میں قرآنِ مجید اور احادیثِ نبوی ﷺ شامل ہیں، جبکہ ثانوی مصادر میں تفاسیر، اسلامی فقہ، کتبِ سیرت، مقاصدِ شریعت سے متعلق علمی کتب اور 2023 تا 2026 کے تحقیقی مقالات شامل کیے گئے ہیں۔ جدید مطالعات میں انسانی حقوق، سماجی انصاف، اسلامی قانون اور مقاصدِ شریعت کے باہمی تعلق پر ہونے والی تحقیقات کو بھی شامل کیا گیا ہے اس تحقیق میں اور استعمال کیا گیا ہے۔ قرآن و سنت کے متعلقہ مواد کو موضوعاتی بنیادوں پر تقسیم کیا گیا، مثلاً عدل و انصاف، مظلوموں کی مدد، انسانی عزت، مساوات، جان و مال کا تحفظ، عورتوں اور بچوں کے حقوق، یتیموں اور مساکین کے حقوق، مذہبی رواداری اور حقوق العباد۔ اس طریقے سے اسلامی تعلیمات کے مختلف پہلوؤں کو منظم انداز میں سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے تحقیق میں جمع کیے گئے مواد کا تجزیہ موضوعاتی تجزیہ کے ذریعے کیا گیا ہے۔ اس طریقے میں پہلے متعلقہ اسلامی نصوص اور علمی مواد کو بار بار پڑھ کر اہم تصورات اور موضوعات کی نشاندہی کی گئی۔ اس کے بعد یکساں مفہوم رکھنے والے مواد کو ایک ہی موضوع کے تحت جمع کیا گیا۔ مثال کے طور پر عدل و انصاف سے متعلق آیات اور احادیث کو ایک موضوع، مظلوموں کی مدد سے متعلق تعلیمات کو دوسرے موضوع اور کمزور طبقات کے حقوق سے متعلق مواد کو الگ موضوع کے طور پر منظم کیا گیا۔

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

اس کے بعد ہر موضوع کا تشریحی اور تجزیاتی مطالعہ کیا گیا تا کہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ اسلامی تعلیمات معاشرے میں انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے کون سے اصول فراہم کرتی ہیں۔ اس مرحلے میں قرآن و سنت کے بنیادی پیغام کو جدید معاشرتی حالات کے ساتھ مربوط کیا گیا، تاہم اسلامی نصوص کے اصل مفہوم کو تبدیل کیے بغیر ان کی معاشرتی معنویت واضح کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس تحقیق میں مقاصدِ شریعت کو بھی ایک اہم فکری اور تجزیاتی بنیاد کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ انسانی جان، مال، عقل، خاندان اور دین کے تحفظ جیسے بنیادی مقاصد کا جائزہ اس تناظر میں لیا گیا ہے کہ یہ انسانی فلاح اور معاشرتی تحفظ میں کس طرح کردار ادا کرتے ہیں۔ مقاصدِ شریعت کے ذریعے یہ سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اسلامی قانون اور اخلاقی تعلیمات کا بنیادی مقصد انسان اور معاشرے کے اہم مفادات کا تحفظ اور ظلم و فساد کی روک تھام ہے۔۔

تحقیقی ڈیزائن

تحقیق کا ڈیزائن ہے۔ اس کے تحت قرآنِ مجید کی متعلقہ آیات، احادیث، تفسیری مباحث، اسلامی فقہی اصول اور جدید تحقیقی مقالات کا انتخاب کیا گیا۔ مواد کو موضوعاتی ترتیب میں منظم کر کے اس کا تقابلی اور تجزیاتی مطالعہ کیا گیا۔ جدید تحقیقی مطالعات میں بھی اس موضوع کے لیے س تحقیقی ڈیزائن میں مقاصدِ شریعت (Maqasid al-) کو بھی ایک اہم تجزیاتی فریم ورک کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ جان، دین، عقل، نسل / خاندان اور مال کے تحفظ جیسے بنیادی مقاصد کو انسانی فلاح اور معاشرتی تحفظ کے تناظر میں دیکھا گیا ہے۔ اس فریم ورک کی مدد سے یہ واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اسلامی تعلیمات میں انسانی حقوق کا تحفظ صرف انفرادی اخلاقیات کا مسئلہ نہیں بلکہ ایک جامع معاشرتی اور قانونی ذمہ داری بھی ہے۔

تحقیق میں مواد کے انتخاب کے اصول بھی مقرر کیے گئے ہیں۔ صرف وہ مواد شامل کیا گیا ہے جو تحقیق کے بنیادی موضوع سے براہِ راست متعلق ہو اور جس سے مظلوموں کی مدد، انسانی حقوق، عدل، مساوات یا معاشرتی انصاف کے بارے میں قابلِ اعتماد معلومات حاصل ہوتی ہوں۔ قرآنِ مجید اور مستند حدیثی مصادر کو بنیادی حیثیت دی گئی، جبکہ تفسیری کتب اور جدید تحقیقی مقالات کو ثانوی تشریحی مواد کے طور پر استعمال کیا گیا۔ اس طریقے سے تحقیق میں غیر متعلقہ یا غیر مستند مواد کے شامل ہونے کے امکانات کو کم کیا گیا ہے۔ آخر میں، اس تحقیقی ڈیزائن کے ذریعے حاصل ہونے والے مواد کو موضوعاتی اور تشریحی انداز میں مربوط کیا گیا ہے تا کہ تحقیق کے سوالات کے واضح جوابات حاصل کیے جا سکیں۔ تحقیق کا مجموعی ڈیزائن اس بات پر مرکوز ہے کہ اسلام مظلوموں کی مدد کو کس طرح ایک دینی، اخلاقی اور معاشرتی ذمہ داری قرار دیتا ہے اور انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے عدل، مساوات، انسانی عزت، رحم، تعاون اور حقوق العباد جیسے اصول کیسے فراہم کرتا ہے۔ اس طرح تشریحی، تجزیاتی، دستاویزی اور موضوعاتی تحقیقی ڈیزائن اس مطالعے کے لیے موزوں بنیاد فراہم کرتا ہے اور اسلامی تعلیمات کو موجودہ معاشرتی مسائل کے تناظر میں سمجھنے میں مدد دیتا ہے

ڈیٹا کا تجزیہ

تحقیق میں جمع کیے گئے مواد کا تجزیہ موضوعاتی تجزیہ کے ذریعے کیا گیا۔ سب سے پہلے قرآنِ مجید اور احادیث میں موجود انسانی حقوق، عدل، ظلم، مظلوموں کی مدد اور معاشرتی ذمہ داریوں سے متعلق مواد کی نشاندہی کی گئی۔ اس کے بعد متعلقہ مواد کو مختلف موضوعات میں تقسیم کیا گیا، جن میں انسانی عزت، عدل و انصاف، مساوات، حقوق العباد، کمزور طبقات کا تحفظ، جان و مال کی حفاظت اور ظلم کی روک تھام شامل ہیں۔ اس عمل سے اسلامی تعلیمات کے بنیادی تصورات کو واضح اور منظم شکل میں سامنے لانے میں مدد ملی۔

دوسرے مرحلے میں کلاسیکی اسلامی مصادر اور جدید علمی تحقیقات کا تقابلی جائزہ لیا گیا۔ جدید مطالعات سے معلوم ہوا کہ اسلامی انسانی حقوق کا تصور محض نظری بحث نہیں بلکہ سماجی انصاف، انسانی وقار اور معاشرتی استحکام سے براہِ راست متعلق ہے۔ 2023 کے ایک مطالعے میں قرآنی سماجی انصاف کے اصولوں کو آزادی، مساوات، انسانی وقار، مواقع کی منصفانہ تقسیم اور انسانی حقوق کے احترام کے ساتھ مربوط کیا گیا، جبکہ 2024 کے مطالعات میں حقوق العباد اور اسلامی انسانی حقوق کے جامع تصور کو

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

نمایاں کیا گیا۔ میں نتائج کو موجودہ معاشرتی حالات کے تناظر میں کہ مظلوموں کی مدد صرف انفرادی خیرات یا وقتی امداد تک محدود نہیں ہونی چاہیے بلکہ ظلم کی بنیادی وجوہات کو ختم کرنا، انصاف کی فراہمی، کمزور طبقات کے حقوق کا تحفظ، قانون کی بالادستی اور معاشرتی شعور کی بیداری بھی ضروری ہے۔ مقاصدِ شریعت کا فریم ورک اس تجزیے میں اس لیے اہم ہے کہ اس میں انسانی زندگی، عقل، مال، خاندان اور دین کے تحفظ جیسے بنیادی مقاصد شامل ہیں

تحقیقی نتائج

تحقیق کے نتائج سے سب سے پہلے یہ بات سامنے آئی کہ مظلوموں کی مدد اسلامی تعلیمات کا بنیادی اخلاقی اور معاشرتی تقاضا ہے۔ قرآنِ مجید نے خاص طور پر ان کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کی طرف توجہ دلائی ہے جو ظلم و جبر کا شکار ہوں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی معاشرت میں کمزور افراد کو تنہا چھوڑ دینا اسلامی روح کے خلاف ہے۔ مظلوم کی مدد میں اس کی جان، عزت، مال اور بنیادی حقوق کا تحفظ شامل ہے۔ کہ عدل و انصاف انسانی حقوق کے تحفظ کی بنیادی بنیاد ہے۔ اسلام کسی بھی فرد یا گروہ کے خلاف ذاتی دشمنی، نسلی تعصب، معاشی مفاد یا سیاسی وابستگی کی بنیاد پر ناانصافی کی اجازت نہیں دیتا۔ قرآنِ مجید کا عدل کا حکم فرد کے اپنے مفاد کے خلاف بھی ہو تو اسے قائم رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لیے اسلامی انسانی حقوق کا نظام غیر جانب دارانہ انصاف پر قائم ہے۔ کہ اسلام انسانی عزت اور مساوات کو بنیادی اہمیت دیتا ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی حیثیت سے عزت حاصل ہے۔ اس لیے کسی انسان کو محض اس کی غربت، کمزور سماجی حیثیت، رنگ، زبان یا قومیت کی بنیاد پر کمتر سمجھنا اسلامی اصولوں کے خلاف ہے۔ جدید تحقیق بھی انسانی وقار، مساوات اور انصاف کو اسلامی انسانی حقوق کے اہم عناصر قرار دیتی ہے۔ کہ حقوق العباد کی ادائیگی ایک ذمہ دار اسلامی معاشرے کے لیے ضروری ہے۔

والدین، رشتہ داروں، پڑوسیوں، یتیموں، مسکینوں، خواتین، بچوں اور دیگر افراد کے حقوق کی ادائیگی معاشرتی استحکام کا ذریعہ بنتی ہے۔ کسی شخص کے حق کو پامال کرنا صرف سماجی مسئلہ نہیں بلکہ دینی اور اخلاقی ذمہ داری کی خلاف ورزی بھی ہے۔ کہ اسلام کمزور طبقات کے تحفظ کے لیے معاشرتی اور معاشی ذرائع فراہم کرتا ہے۔ زکوٰۃ، صدقات، خیرات اور وقف جیسے ادارے معاشرے کے محروم افراد کی مدد کے لیے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ان ذرائع کے ذریعے معاشی عدم مساوات کو کم کرنے اور ضرورت مندوں کی بنیادی ضروریات پوری کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ اسلامی معاشرتی اصلاحات پر ہونے والی تحقیق بھی دولت کی منصفانہ گردش اور کمزور طبقات کے تحفظ کو اہم اسلامی اصول قرار دیتی ہے۔ کہ ظلم کی روک تھام مظلوم کی مدد کا لازمی حصہ ہے۔ اگر معاشرہ صرف مظلوم کو امداد فراہم کرے لیکن ظلم کے اسباب ختم نہ کرے تو مسئلہ مستقل طور پر حل نہیں ہوتا۔ اس لیے اسلامی تعلیمات کے مطابق ظالم کو ظلم سے روکنا، قانون کی بالادستی قائم کرنا اور معاشرتی ناانصافی کے خلاف مؤثر اقدامات کرنا ضروری ہے۔

ساتواں نتیجہ یہ ہے کہ مقاصدِ شریعت انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے جامع فریم ورک فراہم کرتے ہیں۔ جان، مال، عقل، خاندان اور دین کا تحفظ ایک محفوظ اور متوازن معاشرے کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ معاصر علمی مباحث میں بھی مقاصدِ شریعت اور انسانی حقوق کے درمیان مضبوط تعلق کو واضح کیا گیا کہ اسلامی انسانی حقوق کے اصول موجودہ معاشرتی مسائل کے حل میں رہنمائی فراہم کر سکتے ہیں۔ غربت، تشدد، امتیاز، استحصال، کمزور طبقات کی محرومی اور معاشرتی ناانصافی جیسے مسائل کے حل کے لیے عدل، مساوات، رحم، تعاون اور انسانی وقار کے اسلامی اصول مؤثر اخلاقی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ تاہم ان اصولوں کے عملی نفاذ کے لیے فرد، خاندان، تعلیمی اداروں، مذہبی اداروں، سول سوسائٹی اور ریاستی اداروں کی مشترکہ کوشش ضروری ہے۔

نتیجہ

اس تحقیق سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلام نے مظلوموں کی مدد اور انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے ایک جامع اور متوازن نظام پیش کیا ہے۔ قرآنِ مجید اور سنتِ رسول ﷺ میں ظلم کی شدید مذمت، عدل و انصاف کا قیام، انسانی عزت کا احترام، کمزور طبقات کی حفاظت اور حقوق العباد کی ادائیگی پر مسلسل زور دیا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات

AN-NISA
Journal of Islamic Study
VOL.1-NO.1-2026
ISSN-P
ISSN-e

میں انسان کی جان، مال، عزت، خاندان اور بنیادی ضروریات کا تحفظ ایک اہم معاشرتی ذمہ داری ہے۔ اس لیے اسلامی معاشرے کا مقصد صرف افراد کو عبادات کی ترغیب دینا نہیں بلکہ ایسا اجتماعی ماحول قائم کرنا بھی ہے جہاں کوئی شخص ظلم، استحصال اور ناانصافی کا شکار نہ ہو۔ اسلامی تصور کے مطابق مظلوم کی مدد محض ہمدردی یا وقتی امداد تک محدود نہیں بلکہ اس کے حقوق کی بحالی، اسے ظلم سے بچانے اور انصاف فراہم کرنے کا نام ہے۔ اسی طرح ظالم کی اصلاح اور اسے ظلم سے روکنا بھی اسلامی معاشرتی ذمہ داری ہے۔ قرآنِ مجید کا عدل پر قائم رہنے کا حکم اس بات کو واضح کرتا ہے کہ انصاف ذاتی تعلقات، معاشی مفادات اور گروہی وابستگیوں سے بالاتر ہونا چاہیے۔ یہی اصول ایک مضبوط، پرامن اور مستحکم معاشرے کی بنیاد بنتا ہے۔ اکہ انسانی حقوق کے اسلامی تصور میں انسانی عزت، مساوات اور معاشرتی ذمہ داری کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ یتیموں، مسکینوں، عورتوں، بچوں، غریبوں اور دیگر کمزور افراد کی حفاظت اسلام کی اہم تعلیمات میں شامل ہے۔ زکوۃ، صدقات، وقف اور باہمی تعاون جیسے اسلامی تصورات معاشی اور سماجی کمزوریوں کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ جدید علمی تحقیقات بھی اسلامی انسانی حقوق، سماجی انصاف اور مقاصدِ شریعت کے درمیان مضبوط تعلق کی نشاندہی کرتی ہیں۔

جب دنیا مختلف قسم کی سماجی ناانصافی، غربت، تشدد، امتیاز، انسانی استحصال اور حقوق کی خلاف ورزیوں کا سامنا کر رہی ہے، اسلامی تعلیمات کی معنویت مزید نمایاں ہو جاتی ہے۔ اگر اسلامی اصولوں کو صرف نظری یا مذہبی گفتگو تک محدود رکھنے کے بجائے تعلیم، قانون، معاشرتی اداروں اور عملی زندگی میں نافذ کیا جائے تو معاشرے میں انصاف، امن اور انسانی فلاح کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں انسانی حقوق کی تعلیم، اخلاقی تربیت، قانون کی بالادستی اور کمزور طبقات کے لیے مؤثر فلاحی نظام ضروری ہیں۔ کہ مظلوموں کی مدد اور انسانی حقوق کا تحفظ اسلامی معاشرتی نظام کا بنیادی تقاضا ہے۔ اسلام انسان کو صرف اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے والا نہیں بلکہ دوسروں کے حقوق ادا کرنے والا بھی بناتا ہے۔ حقیقی اسلامی معاشرہ وہ ہے جہاں طاقتور کمزور کا حق غصب نہ کرے، مظلوم کو انصاف ملے، ضرورت مند کی مدد کی جائے، انسانی عزت محفوظ ہو اور ہر فرد کے ساتھ عدل و احسان کا معاملہ کیا جائے۔ یہی اصول ایک ایسے معاشرے کی بنیاد فراہم کرتے ہیں جو امن، مساوات، رحم، عدل اور انسانی وقار پر قائم ہو۔

حوالہ جات

القرآن الکریم۔ سورۃ النساء، آیت 75: مظلوم مردوں، عورتوں اور بچوں کے تحفظ اور ان کے لیے جدوجہد کی تعلیم۔

القرآن الکریم۔ سورۃ النساء، آیت 135: عدل و انصاف پر مضبوطی سے قائم رہنے کی ہدایت۔

القرآن الکریم۔ سورۃ المائدہ، آیت 8: دشمنی کے باوجود انصاف قائم رکھنے کی تعلیم۔

القرآن الکریم۔ سورۃ الحجرات، آیات 11–13: انسانی احترام، مساوات، اخوت اور باہمی عزت کی تعلیم۔

القرآن الکریم۔ سورۃ الإسراء، آیت 70: بنی آدم کی تکریم اور انسانی عزت کا بیان۔

القرآن الکریم۔ سورۃ المائدہ، آیت 32: انسانی جان کے تحفظ کی اہمیت۔

القرآن الکریم۔ سورۃ الممتحنہ، آیت 8: غیر محارب افراد کے ساتھ عدل و احسان کی تعلیم۔

صحیح البخاری۔ کتاب المظالم، باب: ظالم اور مظلوم کی مدد سے متعلق احادیث۔

صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ والآداب، انسانی اخوت، ہمدردی اور باہمی حقوق سے متعلق احادیث۔

ابن کثیر، اسماعیل بن عمر۔ تفسیر القرآن العظیم۔ متعلقہ قرآنی آیات کی تفسیری تشریحات۔

REFERENCES

Almahfali, M., & Avery, H. (2023). Human rights from an Islamic perspective: A critical review of Arabic peer-reviewed articles. Social Sciences, 12(2), 106.

Bukhari, S. A. G., Kamil, A., Athar, S., Hussain, M., Quadri, S. S. A., Khan, B., & Awan, T. A. (2023). Islamic model of human rights and human rights condition in Pakistan: Social policy mechanism and public policy administrative perspective. Russian Law Journal.

Junaidi, J., Abdul Majid, L., & Nazri, M. A. (2023). Revisiting social justice: Exploring the Qur'anic paradigm in addressing contemporary challenges. Afkar: Jurnal Akidah dan Pemikiran Islam, 25(2), 153–192

Kamali, M. H. (2025). Maqasid and human rights. In Goals and Purposes of Shariah: Maqasid in Theory and Practice (pp. 229–239). Oxford University Press.

Mehr, A., & Mariam, H. (2024). From Jahiliyyah to justice: Islamic social reforms. Al-Āfāq Islamic Research Journal, 4(1), 138–157.

Muhajir, M., Kurniati, K., & Zulhasari, Z. (2026). Islamic judiciary in human rights: A review from the perspective of Maqasid al-Shariah. Socius: Jurnal Penelitian Ilmu-Ilmu Sosial,

Munir, S., Qaiser Al-Azhari, N., & Saeed, A. (2024). A research review of human rights in the light of Quran and Hadith. International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, 4(1), 1023–1034.

Sasmita, E., Righayatsyah, E., & Muhyi, A. A. (2024). Islam and human rights in the perspective of the Qur'an: A thematic interpretive study. Bulletin of Islamic Research.

Tahir, M. (2024). Islamic human rights and social justice: A scholarly exploration. Journal of Quran and Sunnah, 2